مولای صل وسلم دائما ابدا — درسِ حدیث — علی حبیبک خیر الخلق کلھم

حضرتِ اقدس پیرو مرشد مولانا سیّد حامد میاں صاحب رحمہ اللہ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدس رحمہ اللہ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ حضرتِ اقدس رحمہ اللہ کے اِس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے، آمین۔

ندامت واعترافِ گناہ پھر توبہ استغفار

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّا بَعْدُ !

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ باری تعالیٰ اپنے بندوں کی طرف اُن کی توبہ قبول فرمانے کے لیے ہر وقت ہی توجہ فرماتے ہیں، اس بات کو آقائے نامدار ﷺ نے ان کلمات سے تعبیر فرمایا کہ اِنَّ اللّٰہَ یَبْسُطُ یَدَہٗ بِاللَّیْلِ لِیَتُوْبَ مُسِیْئُ النَّھَارِ یعنی حق تعالیٰ اپنا دستِ پاک رات کو بھی کھولے رکھتے ہیں تاکہ جس نے دن میں گناہ کیے ہیں وہ رات کو معاف کرالے وَیَبْسُطُ یَدَہٗ بِالنَّھَارِ لِیَتُوْبَ مُسِیْئُ اللَّیْلِ اور دن کو بھی اپنا دست رحمت کھولے رکھتے ہیں تاکہ وہ شخص جس نے رات میں گناہ کیے وہ دن کو معاف کرالے، آگے فرمایا حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِھَا [1] کہ یہ سلسلہ جاری رہے گا (یعنی دستِ رحمت کھلا رہے گا) یہاں تک کہ سورج مغرب کی طرف سے طلوع ہو، گویا انسان کے لیے توبہ کا دروازہ ہر دم کھلا رہتا ہے وہ ہروقت اپنے خالق سے اپنی غلطیاں اور خطائیں معاف کرا سکتا ہے۔

ایک روایت میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرورِ کائنات ﷺ نے ارشاد

[1] مشکوۃ شریف باب الاستغفار و التوبۃ رقم الحدیث ۲۳۲۹

فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بندہ کے توبہ کرنے پر اُس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتے ہیں کہ جس کی حالتِ سفر میں چٹیل اور ویران میدان میں اُونٹنی گم ہوگئی تھی اُس اُونٹنی پر اُس کے کھانے پینے کا سامان بندھا ہوا تھا اور وہ تلاش کرتے کرتے مایوس ہو چکا تھا وہ پریشانی اور مایوسی کے عالم میں کسی درخت کے سایہ تلے لیٹ گیا اتنے میں دیکھا کہ اُونٹنی اُس کے پاس آگئی اور اُس نے اس کی نکیل تھام لی اور انتہائی خوشی میں آکر کہنے لگا اَللّٰھُمَّ اَنْتَ عَبْدِیْ وَاَنَا رَبُّکَ [1] اے اللہ ! تو میرا بندہ اور میں تیرا رب ہوں حالانکہ کہنا یوں چاہیے تھا کہ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ وَاَنَا عَبْدُکَ ، یا اللہ ! تو میرا رب میں تیرا بندہ ہوں مگر شدتِ خوشی میں اُس کے منہ سے غلط کلمات نکلے گویا حق تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے توبہ بہت بڑا ذریعہ ہے، اپنے گناہوں پر نادم ہونے اور دربارِ خداوندی میں عجز کا دامن پھیلانے سے خداوندکریم بہت خوش ہوتے ہیں۔

ایک اور روایت میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب بندہ یہ کہتا ہے کہ خداوندا ! میرا یہ گناہ معاف کردے تو خدا تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں کہ میرا بندہ یہ جانتا ہے کہ اُس کا کوئی پروردگار ہے جو اُس کو گناہ پر پکڑنے والا اور معاف کرنے والا ہے اس لیے میں نے معاف کردیا، اسی طرح جب وہ پھر گناہ کرلیتا ہے اور پھر نادم ہوکر معافی چاہتا ہے تو خداوندکریم پھر فرشتوں سے فرماتے ہیں کہ میرا بندہ یہ جانتا ہے کہ اُس کا رب ہے جو اُس کی گرفت بھی کرسکتا ہے معاف بھی کرسکتا ہے اس لیے میں نے اُس کو معاف کردیا اور ساتھ ہی یہ بھی فرماتے ہیں فَلْیَفْعَلْ مَاشَاءَ [2] اب جو چاہے کرتا رہے اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ بار بار ندامت اور پشیمانی کے باعث اب اس پر میری نظرِ رحمت ہوگئی ہے میری رحمت ہر وقت اس کے شاملِ حال رہے گی جس کی وجہ سے یہ گناہ کرے گا ہی نہیں۔

---

[1] مشکوۃ شریف باب الاستغفار و التوبة رقم الحدیث ۲۳۳۲

[2] مشکوۃ شریف باب الاستغفار و التوبة رقم الحدیث ۲۳۳۳

ایک روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آقائے نامدار ﷺ نے فرمایا اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اعْتَرَفَ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ [1] یعنی جب بندہ اپنے گناہ کا اعتراف کر لیتا ہے اور پھر توبہ کرتا ہے تو حق تعالیٰ اُس کی توبہ قبول فرما لیتے ہیں گویا بندے کا اعتراف کرنا ضروری ہے اگر کوئی دل سے گناہ کا اعتراف نہ کرے اور زبان سے توبہ توبہ کی رٹ لگائے رکھے تو ایسی توبہ سے کچھ حاصل نہ ہوگا، گناہ معاف کرانے کے لیے اِس کے سوا چارہ نہیں کہ گناہوں کا اعتراف بھی کرے اپنی غلطیوں کو پیشِ نظر رکھے اپنی خطاؤں اور کوتاہیوں پر دل سے نادم بھی ہو اور آئندہ گناہ سے کنارہ کش رہنے کا عہد مصمم بھی کرے۔

انسان سراپا تقصیر ہے اس سے کبھی نہ کبھی گناہ ہو ہی جاتا ہے اگر گناہ نہ بھی ہو تو خطرہ ہوتا ہے کہ عبادت کرنے میں کوئی نہ کوئی کوتاہی ہوئی ہوگی اس لیے انسان کو ہر دم استغفار کرنا چاہیے۔

انسان کے لیے ضروری ہے کہ ہر وقت اپنا احتساب کرے، اپنی غلطیاں پکڑتا رہے اپنے عیوب پر نظر رکھے، ایسا آدمی کامیاب اور خدا کے نزدیک پسندیدہ زندگی گزار سکتا ہے۔ دنیا میں جو جس قدر متقی اور بلند مراتب والے ہوتے ہیں وہ اُتنے ہی زیادہ معافی کی طلب کرتے ہیں خود انبیاء علیہم السلام باوجود گناہوں سے پاک ہونے کے دربارِ خداوندی میں گڑگڑاتے اور استغفار کرتے، چونکہ توبہ اور استغفار اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اور اللہ کی خوشنودی کے متلاشی وہی کچھ کرتے ہیں جو اُسے پسند ہو اس لیے انبیاء علیہم السلام اور اسی طرح اُمت میں مقرب بندے کثرت سے استغفار کرتے رہے ہیں، استغفار سے مراتب بلند اور خطائیں معاف ہوتی ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق بخشے، آمین۔

(بحوالہ ہفت روزہ خدام الدین لاہور ۳۱ رمئی ۱۹۶۸ء)

---

[1] مشکوۃ شریف باب الاستغفار و التوبۃ رقم الحدیث ۲۳۳۰